Urdu Nama-2
Refreed Journal
ISSN No. 2320-4885
Vol.2- No.2, Nov. 2013 to April, 2014

ڈاکٹر طارق سعید

مابعد جدید جادوئی حقیقت نگاری

Post Modern Magical Realism

میجک رئیلزم فکشن کا کوئی مسئلہ نہیں بلکہ فنکاروں کے ذریعہ آزمائی گئی تکنیک کا ایک طور ہے۔ کیا ہے جادوئی نگاری؟ فنتاسی کا ٹھوس حقیقت میں تبدیل ہونا، جادوئی حقیقت نگاری ہے۔ فنتاسی کیا ہے؟ یہاں اجمالاً عرض ہے کہ فن ٹاسی کو اردو میں عموماً تخیل خوابیدہ، تصویر، فریب، عیاری، موج، مستی، سرشاری اور سرمدیت سے مراد لے سکتے ہیں۔ فنتاسی کا آج اس قدر معنوی ارتقا ہو چکا ہے کہ اس میں قوت متخیلہ کی ندرت پسندی کے ذریعہ افراد کو تولنے کی کوشش کا احساس ملتا ہے۔ فنتاسی میں زندگیاں اور سیرتیں حقیقی نہیں ہوتیں لیکن ان کا بیان اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ حقیقی ہونے کا شبہہ پیدا کرتی ہیں اور کبھی کبھی فن ٹاسی میں حقیقت کو بیان کرنے کی پوری قوت دکھائی دیتی ہے۔ فنتاسی میں کائناتی تخیل کی مکمل کارفرمائی کے سبب کائناتی زندگی کے متنوع رنگوں وخطوں کو ابھارنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ فن ٹاسی کو بعض ناقدین قوت متخیلہ کا اظہار بھی کہتے ہیں۔ دراصل تضادات

وتناقصات حیات تک ،بغیر تخیل کے رسائی حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ان تضادات وتناقصات حیات کو تخیل سے ہم آمیز کر کے جب فنکار زندگی کی حقیقتوں کی ٹھوس پیش کش کے عمل سے گذارتا ہے تو جادوئی حقیقت نگاری وجود میں آتی ہے۔

ڈاکٹر جانسن کا فقرہ 'کوئی بھی احمقانہ چیز زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی' کو مشتبہ بتاتے ہوئے ای۔ایم فاسٹر کمال ہوشیاری سے لکھتے ہیں ''اس سے مراد مافوق الفطرت عناصر ہوتے ہیں ،لیکن ضروری نہیں کہ اس سے ان عناصر کا اظہار ہولیکن اکثر اس سے عناصر کا اظہار ہوتا ہے اور اگر اس قسم کی تقسیم ثابت ہوسکتی ہے تو ہم ان تدابیر کی ایک فہرست مرتب کر سکتے ہیں جن کو تخیلی مزاق رکھنے والے ادیبوں نے استعمال کیا ہے۔مثلاً کسی دیوتا، بھوت،فرشتہ، بندر،عفریت یا بدروح کو روزمرہ کی زندگی میں لانا یا کسی انسانی کردار کو غیر انسانی ماحول، مستقبل، ماضی، زمین کے اندرونی حصے یا چوتھے بُعد میں لانا یا شخصیت کے اندر چھلانگ لگانا یا اسے تقسیم کرنا، یا سب سے آخر میں پیروڈی وغیرہ کو بھی فرسودہ ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ قدرتی طور پر مخصوص مزاج میں پیدا ہوتی ہے اور دوبارہ از سرنو استعمال میں آجاتی ہے۔لیکن یہ حقیقت دلچسپ ہے کہ ان کی تعداد لامحدود ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی کی کرن کو مخصوص صورتوں میں ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔(ناول کا فن مترجم پروفیسر ابوالکلام قاسمی) دیوتا، بھوت، پیریت، چڑیل،عفریت، بندر، بدروحیں، اور واہمہ وغیرہ گویا ایک طرح کا جادو فنتاسی میں موجود ہوتا ہے۔مسئلہ انھیں ٹھوس شکل میں برتنے کا ہے تو یہ مشکل کام پروفیسر عتیق اللہ نے انتظار حسین، قرۃ العین حیدر، نیر مسعود اور خالد جاوید کی مثالیں دے کر بخوبی انجام دیا ہے۔ پروفیسر عتیق اللہ جادوئی حقیقت نگاری کا بیحد عمیق مطالعہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اساطیری مہموں، داستانوں، رومان پاروں، فیبلز (چرند کی کہانیوں) اور لوک کتھاؤں سے بھری پڑی دنیاؤں کے جھوٹ کا اپنا ایک طلسم ہے جو حقیقت کی کوکھ ہی

سے جنم لیتا ہے اور متبادل حقائق کی ایک ایسی دنیا ہم پر آشکار کر دیتا ہے۔ جس میں اس کا اپنا ایک خلق کردہ زماں موجود ہوتے ہوئے بھی زماں کے محض ایک تاثر کا احساس دلاتا ہے اور مکان پورے طور پر واضح ہونے کے باوجود مکان کے ایک ایسے گمان کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس سے ہم فن کی دنیا ہی میں نہیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی دوچار ہوتے رہتے ہیں۔ ہم تاریخ کے معلوم منطقے سے نکل کر ایک ایسے نامعلوم منطقے کی راہ لیتے ہیں جہاں چیزیں ہمیشہ نت نئی شکلوں میں وارد ہوتی اور نمو پاتی رہتی ہیں۔ ہر جہان کے اندر کوئی اور جہان ہوتا ہے اور ہر ہونا، ایک مسلسل Becoming کے ساتھ مشروط ہوتا ہے۔ کہانی کا یہ سیاق جو صدیوں کو محیط ہے۔ انسانیت کی مجموعی تہذیبی میراث ہی نہیں ہمارے شعور کے نہاں کدوں میں جن کی جڑیں پیوست ہیں اور جو ہماری تاریخ وماقبل تاریخ کی گم شدہ کڑیوں کا سراغ بھی ہے۔ (آجکل نئی دہلی ۲۰۰۸ء)

یہ اقتباس ''اردو افسانے میں میجک ریلزم اور اس کے آثار کا پس منظر'' کے عنوان سے لکھے گئے مقالے سے ماخوذ ہے۔ ایک اقتباس میں اتنے سارے مباحث کو پروفیسر عتیق اللہ نے سمیٹا ہے کہ جادوئی حقیقت نگاری، فکشن میں ایک مسئلہ کے طور پر ابھرتی نظر آ رہی ہے جب کہ یہ یاد رہے کہ یہ صرف ایک تکنیک ہے۔

اب آیئے جادوئی حقیقت نگاری کی مختلف تعریفوں اور جزئیات پر نظر ڈالتے چلیں تا کہ تجزیہ نگاری کا عمل آسان ہو سکے۔ جرمن آرٹسٹ Franz Roh نے ۱۹۲۵ میں پہلی بار اس لفظ کا استعمال اپنی کتاب Magischer Nach-Expression Realismns، Magical Realism Post Expressionism میں بطور نئی معروضیت کے طور پر کیا، ۱۹۲۷ میں اسپین اور لاطینی امریکہ میں، بطور ایک نئی دنیا کی دریافت کے طور پر اس کو قبول عامہ کا درجہ حاصل ہو گیا، آیئے، اس اصطلاح کی مختلف تعریفیں ملاحظہ کریں۔

Magical realism refers to the occurence of supernatural, or anything that is contrary to our conventional view of reality [it is] not divorced from reality either. [and] the presence of the supernatural is often attributed to the primitive or 'magical' Indian mentality, which coexists with European rationality. Floyd Merrel explains that magical realism stems from the confilict between two pictures of the world'. Magical realism is thus based on reality, or a world with which the author is familiar, while expressing the myths and superstitions of the American Indians. [and it] allows us to see dimensions of reality of which we are not normally aware. (Amaryll Beatrice Chanady. Magical Realism and the Fantastic Resolved versus Unresolved Antinomy. New York: Garland Publishing, 1985. 16-30)

یعنی اشارتاً مافوق الفطرت حقیقت یا روایتی سچائی کے برخلاف یا متھ اور واہموں کے ذریعہ تلاشی گئی سچائیاں جادوئی حقیقت نگاری ہے۔

Magic realist novels and stories have, typically, a stomg narrative drive, in which the reconginzably realistic merges with the unexpected and the inexplicable and in which elements of dreams. fairy story, or mythology combine with the everyday, often in a mosaic or kaleidoscopic pattern of refraction and recurrence. (Oxfort Comanion to English Literature)

یعنی اشارتاً ایک غیر متوقع، ان دیکھی، ان کہی بات جو بیانیہ بن کر خوابوں میں گوندھ کر آئے اور اس کا اساطیری تناظر بھی ہو، جادوئی حقیقت نگاری ہے۔

A chiefly literary style or genre orginating of the beliefs and supersions of different cultrual groups htat inclulded the Hispanic conqueror, his criollo (creole)descendants, the native people and hte African slaves. Magic realism, like mith also provides an essentially synthetic or totalizing way of depticting reality. It was

firmly grounded in daily reality and expressed man's astonishment before the wonders of the real world,[and] convey[s] as vision of the fantastic features of reality. (Encyclopedia ofWorld Literature in the Twentieth Century)

اشارتاً جادوئی حقیقت نگاری، واہموں جو مختلف ثقافتی قوموں بالخصوص غلاموں کا بیان، تحیرآفرینی حقیقی دنیا کی فنتاسی ہے۔

Magic realism-a fantaistic situation is realistically treated [discussed only in terms of German Literature] (Macmillan Guide to Modern Literature, Martin Seymour-Smith ed.)

جادوئی حقیقت نگاری ایک جرمن اصطلاح ہے جو فنتاسی کو حقیقت کے طور پر تسلیم کرتی ہے۔

Magic realism- a king of modern fiction in which fabulous and fantastical events are included in narative that otherwise maintains the'reliable'tone of objective realistic report. Designating a tendency of the modern novel to reach beyond the confines of realism and draw upon the energies of fable, folk tale, and myth while maintaining a strong ecntemporary social relevance. The fantastic attributes given to characters in such myth while maintaining a strong contemporary social relevance. The fantastic attributes given to characters in such novels-levitation, flight, telepathy, telekinesis-are among the means that magic realism adopts in order to encompass the often. phantasmagoric political realities of the 20th century. (The Concise Oxford Dictionary of Literary Terms)

ثقافتی صورت حال سے بڑھ کر سیاسی سچائیوں کی پردہ فاشی، جادوئی حقیقت نگاری کا اصل کام ہے۔

Magic realism-[is] characterized by] the mingling and juxtapostion of the realistic and the fantasic, bizarre and skillful time shifts, Convoluted and even labyringthine narratives and plots, miscellaneous use of dreams, myths and fairy stories, expressionistic and even surrealistic description, arcane erudition,

the elements of suprise or abrupt shock, the horrific and the inexlicable. (A Dictionary of Litereary Terms and Literary Theory)

وہی باتیں دہرائی گئیں ہیں۔

Magicrealism- the frame or surface of the work may be conventionally realistic, but contrasting elements-such as supernatural myth, dream fantasy-invade the realism and change the whole basis of the art. (Handbook to Literature, Harmon ed.)

مافوق الفطرت اسطور، خواب اور فنتاسی کو حقیقت میں بدلنا جادوئی حقیقت نگاری۔

Lo real maravilloso-for the practice of Latin American writers who mix everyday realities with imaginative extravaganzas draw from the rich interplay of Eurpoean and native cultures.(Writers) enlarge a reader's ordinary sense of the real to include magic, hallucination and miracles. (Handbook to Literature, Harper ed.)

اس تعریف میں اعجاز کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

Magic realism-the capacity to enrich our idea of what is 'real' by incorporating all dimensions of the imagination, particularly as expressed in magic, myth and religion, (Benet's Reader's Encyclopedia)

قوت متخیلہ کے ذریعہ جادو، متھ اور مذہب کی یکجائی، تمام جہتوں کے ساتھ سمیٹا گیا ہے۔

[Magical realism takes the supernatural for granted and spends more of its space exploring the gamut of human reactions (Susan J. Napier. The Magic of Identity : Magic Realism in Modern Japanese Fiction. Magical realism. Ed. Zamora and Faris, p.451]

جادوئی حقیقت نگاری انسانی تعلقات کو مضبوط اور استوار کرنے کا ایک مافوق العقل طریقہ کار ہے۔

Magical realism's most basic c oncern [is] - the nature and limits of the knowable. Magical realism is truly postmodern in its rejection of the binarisms, rationalism, and reductive materialism of Western modernity. (Lois Parkinson Zamora, Magical Romance/Magical Realism: Ghosts in U.S. and Latin American Fiction. Magical Realism. Ed. Zamora and Faris, 498).

جادوئی حقیقت نگاری کا سروکار، فطرت اور اس کے حدود سے ہے۔ ہم جو جانتے ہیں اور جو ہم نہیں جانتے ہیں کا مطالعہ اس فکر کا محور ہے۔ حقیقت میں یہ مابعد جدید طریقہ فکر ہے قبول اور رد کرنے کا۔ رشتوں کے باہمی مشترک ہونے یا ان کی ضد اور مغربی مادیت اور ٹھوس عقل پرستی کو رد کرنے کا جادوئی حقیقت نگاری ایک بہترین ذریعہ ہے۔

ان تعریفوں سے جو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) جادوئی حقیقت نگاری کی اصطلاح یعنی لفظ کی تاریخ اور وجہ تسمیہ

(۲) ادب، آرٹ، مصوری میں اس اصطلاح کی قدر و قیمت

(۳) جادوئی حقیقت نگاری کی مختلف خصوصیات اور تشکیلی کے اجزائے ترکیبی۔

جادوئی حقیقت نگاری کی خصوصیات اور تشکیل اجزا کا مطالعہ سب سے اہم ہے تا کہ آئندہ تجزیوں میں کوئی وقت باقی نہ رہے۔ ملاحظہ کیجئے:

بنیادی خصوصیات:

(۱) اصطلاحی بحث بطور لفظ جادوئی حقیقت نگاری، کی تفہیم و تعبیر

(۲) فنتاسی کی شرکت سے خارجی اور داخلی معنویت کی تغریزی

(۳) تکثیریت

(۴) Hybridity مخلوط البیان بیانیہ

(۵) Metafiction مافوق فکشن یا ورائے فکشن

(۶) Authorial reticence خاموش کلامی یا پابندان چاہا کلام گفتگو تخلیق

(۷) Sence of mystery پراسراریت کا احساس

(۸) Collective Consciousness اجتماعی شعور

(۹) Political eritique سیاسی وژن

(۱۰) Ambiguities ابہامات

فنکار کا تنقیدی شعور کیا ہونا چاہیے؟

(۱) Lo real maravilloso حیرت انگیز شاندار سچائی کے قریب

(۲) Latin American exclusivity لاطینی امریکہ فکشن سے وراکا علم ہونا۔

(۳) Post modernism of vision مابعد جدید وژن

دیگر صنعتوں وعلموں کے رشتوں وتعلقات کا علم ہونا۔

(۱) Realism حقیقت نگاری

(۲) Surrealism سرریلزم

(۳) Fantasy فنطاسی

(۴) Science Fiction سائنس فکشن

کچھ مشہور تخلیق کاراوران کی فکشن تخلیقات

(۱) Franz Kafka کا فکشن

(۲) Gabriel Gareia Marquez کا 'تنہائی کے سوسال'

(One hundered years of solitrude)

(۳) Isabel Allenda کا The House of the Sprits

(۴) Laura Esquivel کا Like water for choeolate

ان لاطینی تخلیقات کے سوا لاطینی امریکہ Jorge Borges اور برطانیہ کے سلمان رشدی، امریکہ کے ہی افریقی فکشن نگار Toni Morrison انگریزی فکشن نگار Anglela Carter مصنفہ Louis de Bernieres وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ جادوئی حقیقت پر مبنی فکشن کو سمجھنے میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیلی Synopsis میں بعض نکات بحث طلب ہے انھیں پر اجمالاً

روشنی ڈالنا مناسب ہوگا۔

سب سے پہلے Plenitude یعنی تکثیریت کے معنی کیا ہیں، کی تشریح کرنا مناسب ہوگا، جب تخلیق کار عقل سے تہی ہوکر انسانی ضابطوں اور قوانین کا انکار کرے گا تو غیر معمولی زیادتی کے ساتھ یا کثرت کے ساتھ تحیر افزا فضا کی تشکیل ہوگی ہی۔طرہ یہ کہ عقل سے تہی بیانیوں کی کثرت بے پناہ شعور کی چابکدستی سے فنکار صفحہ قرطاس پر منتقل کرتا ہے۔ اس فنکارانہ عمل میں ذرہ برابر کوتاہی تخلیقی عمل کو منظور نہیں ورنہ تخلیق کا عمل فی الواقعی عقل سے تہی ہوجائیگا اور تحیر کی فضا تخلیق نہ ہوسکے گی۔اردو میں جسے دیوانگی میں فرزانگی کی باتیں کہنا کہتے ہیں۔یہی تکثیرت جادوئی حقیقت نگاری کو مطلوب ہے۔یہ مسئلہ ذرا مابعدالطبیعاتی ہے۔ ذرا سی چوک پورے فکشن کے عمل کو غارت کرسکتی ہے۔یہاں جو بیانیہ عقل سے تہی دکھائی دیتا ہے وہ دراصل کسی بیحد زیرک اور عقیل فکشن نگار کی عقل کثیر کا نمونہ ہوتا ہے۔

یہی حال Hybridity مخلوط البیانیہ کا ہے۔اسے یوں سمجھئے کہ غیر حقیقی واقعات کو مخلوط کرنا اور ان سے شاندار اور زندۂ جاوید حقیقی بیانیہ پیدا کرنا جادوئی حقیقت نگاری کا ایک بیحد مشکل طریق کار ہے۔دوگلے پن سے حقیقی پن کی تعریف کرنا بیحد نازک تدبیر اور منطق پر دلالت کرنا ہے۔ایسی نازک تکنیک کے استعمال میں فنکار بیحد ہوش و گوش کے ساتھ ساری نزاکتوں کو جادوئی حقیقت نگاری کے ذریعہ بروئے کار لاتا ہے۔زندگی کے بے میل پہلوؤں، اوٹ پٹانگ خوابوں اور انسان کے انتہائی احمقانہ اعمال کی تفسیر کو جادوئی حقیقت نگاری فہم وفراست اور ہوش مند تعبیر میں بدل دیتی ہے۔ایک جادوگر کانٹوں کے گچھوں، سانپوں کے مجموعوں، زہریلے مشروبوں وغیرہ کو یک لخت سفید کبوتروں اور آب زم زم میں بدل دیتا ہے اور ہماری بصارتوں کو چکا دیتا ہے۔اسی طرح ایک جادوئی حقیقت نگار تخلیق کار فسادات، ظلم وستم اور فرقہ پرست، زہرناکیوں کو یک لخت امن، سکون اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں تبدیل کردیتا ہے اور اس کا الٹ بھی ہوسکتا ہے یعنی امن وآشتی کی روشنی کو خانہ جنگی

اور بیقراری کی ظلمت میں ڈھکیل دے۔ معین الدین جینا بڑے کی کہانی 'تعبیر' اسی مثال کو قصہ کی بنت میں ڈھالنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ ایک گہری تہذیبی اور سیاسی بصیرت کا نمونہ ہے۔ کہانی 'تعبیر' مخلوط البیانیہ کی ایک بہترین مثال ہے۔Metafiction یعنی فوق فکشن جس کی بنیاد دراصل قاری اساس ہے۔ ورائے فکشن یا مافوق فکشن یا بالائے فکشن بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ ایک سے زیادہ حقائق، علامتوں کا جال، سیاسی اور تہذیبی حالات کا پیچیدہ بیان گویا جیسے ہی قاری متن کے اندرون میں داخل ہوا تو اسے بیانیہ کی تہہ تک پہنچنے کے لئے کئی چیزیں خود سے فرض کرنی پڑسکتی ہیں۔ ممکن ہو اس کا گمان غالب صحیح ہو اور ممکن ہے غلط ہو لہٰذا قاری اپنا ہوش گوش سنبھالے اور بیانیہ کی قرأت کو ورائے قصہ کا شکار نہ ہونے دے۔ دوسرے متن کی دنیا اور قاری کی دنیا میں اگر بیحد تضاد موجود ہے تو قاری جادوئی حقیقت نگاری کی لچکداری سے استفادہ کرے جو اس کے متن میں جادوگر مصنف نے پہلے سے منصرم کر رکھا ہے۔

Authorial reticence خاموش کلام یا خاموشی میں گویائی گویا بغیر کچھ کہے بہت کچھ کہہ جانے کا عمل ہے۔ مصنف خوب جان بوجھ کر اس تکنیک کا استعمال کرتا ہے۔ دنیا کے حالات اور واقعات کے جو اصل منظر ہیں فکشن نگار بڑی چالاکی سے قاری کو یہ باور کرانے کی کوشش کراتا ہے جیسے بیچارہ وہ کچھ جانتا ہی نہیں۔ اس کے کردار، راوی اور وہ خود بطور متکلم تمام دنیاوی حقائق سے بے بہرہ ہیں لیکن فی الواقعی اس کی اصل دلچسپیاں انھیں حقائق سے ہوتی ہیں۔ اصل واقعات کی کڑی کچھ بھی ہو بیانیہ گزار کوئی دوسری بات کہہ کر ایک منطقی ایجاز کے ساتھ جس میں فنتاسی کا بہت اہم رول ہوتا ہے۔ ایک جادوگر کی طرح پردہ ہٹا دیتا ہے اور اصل حقیقت بیانیہ سامنے آجاتی ہے۔ یہ ایک پیچیدہ عمل ہے۔ الگ الگ چھوٹے چھوٹے واقعات کو اصل واقعہ کی بنت میں شامل کرنا جو بظاہر آپس میں غیر متعلق محسوس ہوتے ہوں لیکن انجام کار کے طور پر منطقی ربط و ترتیب کی عمدہ مثال پیش کرتے ہیں، جینا بڑے کی کہانی، ''تعبیر'' اس کی مظہر ہے۔

یعنی حیرت انگیز Marelous Reality یعنی Lo real maravilloso شاندار سچائی۔ ایسی حیرت انگیز سچائی جو بغیر جادو کئے ممکن نہیں۔ روہ (Roh) نے پہلی بار لاطینی امریکہ کے مختلف ابعاد جس میں تاریخ، جغرافیہ، جمہوریت، سیاست، متھ، ایمانیات، وغیرہ شامل ہیں ایک جادوئی قلم کا سہارا لے کر اس کا قصہ لکھا ہے۔ حیرت انگیز اور جادوئی حقیقت نگاری بغیر مافوق الفطرت عناصر کی شمولیت کے ممکن نہیں ہوتی۔ جادوئی واقعات کو اس امید کے ساتھ قبول کیا جا سکتا ہے کہ ہماری دنیا ایک حیرت انگیز جگہ ہے۔ یہاں ہر طرف ایک اسرار کی فضا موجود ہے۔ مصنف کو اس وجہ سے یہ یقین ہے کہ یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ مافوق العقل واقعات بھی وقوع پزیر ہو سکتے ہیں۔ تو حیرت انگیز ادب کیوں کر ممکن نہیں اسے قاری کو یقین دلانا پڑے گا یا دلانا چاہئے کہ قاری جس حیرت انگیز دنیا میں رہتا ہے۔ اس سے یقیناً فکشن کی دنیا مختلف ہے لیکن اس کا اختلاف حیرت ناکی میں ا کہرا نہیں بلکہ کثیر جہتی ہے۔ یاد رہے، فنکار جو حیرت ناک مناظر قاری کو دکھاتا ہے اس کے لئے وہ کوئی دباؤ (Force) نہیں ڈالتا کہ اس کا قاری اس حیرت ناک واقعہ پر یقین کرے، بلکہ قاری ہی خود بخود مصنف کی بیان کردہ حقیقت اور اس کے معنی کا حصہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے اسے جادوئی حقیقت نگاری سے عبارت کیا جاتا ہے Postmodernism مابعد جدید تھیوری کے مطابق، جادوئی حقیقت نگاری کی اپج ۲۰ ویں صدی میں ہوئی۔ اس لئے اسے مابعد جدیدیت کی تھیوری میں شامل کیا جانا چاہئے اس سلسلے میں بلجیئم کے D'haem نے اپنے مضمون Magical Realism & Postmodernism میں تقریباً ایک درجن تخلیق کاروں کا نام شمار کر کے جادوئی حقیقت نگاری کو عام اور عالمگیر کیا ہے۔ اور ادبی جادوئی حقیقت نگاری میں Selfreflexivness, ،Metafiction، ،Electicism ،Redundancy ،Multiplicity ،Intertextuality Parody ،Character Dissoultion of ،Erasure of boundaries

اس Destabilization of the reader کو مزید جوڑ دیا ہے۔

اس ضمن میں لوئس بورخیس کی کتاب، A universal History of In fancy کو جادوئی حقیقت نگاری کی ابتدا مانا جاتا ہے۔لیکن سب سے پہلے جرمن فکشن نگار روہ (Roh) نے اس اصطلاح کا استعمال بطور تکنیک کیا۔غرض کہ جادوئی حقیقت پسند فکشن نگار اس تکنیک سے عام طور سے پانچ کام انجام دیتا ہے۔

(۱) جدید حقیقی تسلیم کیے جانے والے فکشن کی عام بنت کو خلط کرنا۔

(۲) قاری کے عمل ورد عمل اور انہماک میں وقفہ پیدا کرنا یا اس میں اختلاف پیدا کر دینا یا ان کو Space دینا۔

(۳) روایتی سچائی سے کسی درجہ کم سچائی کے بیان سے شدید گریز کرنا۔

(۴) حد جہد توڑنا یا ایک ساتھ کئی دنیاؤں کی سیر کرنا اور کرانا۔

(۵) عمومی مختلف حدود کا گٹھ جوڑ۔ان تمام بحثوں کو گویا پروفیسر عتیق اللہ کے الفاظ میں سمیٹا جائے،تو بات یوں بنتی ہوئی دکھائی پڑتی ہے۔پروفیسر موصوف لکھتے ہیں:

''ان صداقتوں کا اپنا جواز ہے جو حقیقت کے ان بے شمار رخوں کی طرف متوجہ کرتی ہیں جو جتنے بصارتوں سے بعید ہیں اس سے زیادہ تخیلی امکانات کے اندر ہیں۔انسانی ذہن اپنی فطرت میں ہمیشہ یقین اور غیر یقینی کے مابین ڈولتا ہے۔یقین میں تھوڑی بہت شبہ کی گنجائش ہی ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتی ہے کہ یقینی علم تو تقریباً ناممکنات میں سے ہے اور یہ کہ عقیدے اور عمل پر کارفرمائی کے لئے صرف امکان غالب اور احتمال کافی ہوتا ہے۔''

آیئے تھوڑی وضاحت کے ساتھ پروفیسر عتیق اللہ سے استفادہ کریں اور معاملہ کے مکمل تصفیہ کے خاطر ملاحظہ کریں:

''جادوئی حقیقت نگاری میں ایک دھند اور مسلسل نمو پذیری Becoming کی کیفیت ہوتی ہے۔اس نواح میں چیزیں یکا یک واقع ہوتی ہیں، یکا یک اوجھل

ہوجاتی ہیں اور یکا یک وہ کسی دوسرے میں ضم ہوجاتی ہیں۔ جادوئی حقیقت نگار نامعلوم کے طور پر معلوم دنیا کی یا معلوم کے طور پر نامعلوم دنیا کی اس طور پر نمائندگی کرتا ہے کہ حقیقت اور التباس ایک دوسرے میں ضم ہوجاتے ہیں۔ انسانی ذہن میں یہ قوت ہوتی ہے کہ وہ کسی وجودی تجربے ہی کا تصور نہیں کرتا بلکہ تخیلی متبادلات بھی خلق کرسکتا ہے کیوں کہ ہر حقیقت ایک سے زیادہ متبادلات کی حامل ہوتی ہے۔ جادوئی حقیقت نگار انسانی فکر کی نارسائیوں پر تخیل کی اس خلاقی کو ترجیح دیتا ہے جو نامانوس چیزوں اور وقوعوں میں مانوسیت اور مانوس چیزوں اور وقوعوں میں نامانوسیت کا شائبہ پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ بورخیس کے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ Real The world is unfortunately اس قول میں ایک اضافہ اور کرلیا جائے Reality is boring۔ یہی وہ اکتاہٹ ہے ابسرڈٹی کے تاثر کو بھی شدید کرتی ہے۔ جادوئی حقیقت نگاری، حقیقت کے اسی اکتاہٹ پیدا کرنے والے خاصے پر ایک کاری وار ہے جو Computergenerated effects کے طور پر فنطاسیہ کا احساس ضرور دلاتی ہے۔ لیکن حقیقت کے احساس کو شدید سے شدید کرنے کا سبب بھی بنتی ہے۔ انتظار حسین بڑے پُر اعتماد اور Convincing پیرائے میں ایسے واقعات کا ایک جال سا بن دیتے ہیں جنہیں بڑی حد تک لایعنی، فنطاسیائی یا قطعی ناممکن الوقوع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سیاست نے جس تہذیبی اور اخلاقی انتشار کو ہوا دی ہے اور خلقت جس طور پر ذہنی اور نفسیاتی کشاکشوں سے دوچار ہے اور پاور جن نت نئے حربوں کو آزماتا اور جبر واستبداد کے تصورات کو قابل قبول بنانے کے لئے نئی نئی تعریفیں گڑھتا اور جواز مہیا کرتا ہے۔ انتظار حسین کے فکشن کا سارا تناظر اسی صورت حال کا خلق کردہ ہے۔ یہ Factes وہ ہیں جو حقیقت سے نمو پانے کے باوجود حقیقت کی نئی تعبیریں پیش کرتے ہیں۔ (آجکل مئی ۲۰۰۸ء)

آیئے معین الدین جینا بڑے کی تخلیق، 'تعبیر' کا تجزیہ کریں۔ خاطر نشان رہے کہ یہ بیانیہ بابری مسجد کے سانحہ فاجعہ سے متعلق ہے۔ آیئے جادوئی بیانیہ کے ساگر کو تحلیل کر کے کوزہ میں بھریں۔

(۱) دھرم پور (گویا مکمل دھرم کی بستی ہے) ہزار، ڈیڑھ ہزار یا کم از کم پانچ سو برس قبل کی بستی ہے۔

(۲) اسی دھرم پور کے دھرم پال (یعنی مذہب کے محافظ و امین) رہنے والے ہیں۔

(۳) اسی دھرم پور میں بارہ بٹے چھ کی گالی بلکہ گالی کی جوٹھن بن کر مصنف کے متحیر بیانیہ کی محرک بنی۔

(۴) دھرم پال کا مسجد کے صحن میں جاروب کشی کرنا اور اندر محراب میں چراغ روشن کرنا روز کا معمول۔

(۵) مسجد کے امام قاضی نورالدین کا شریف النفس اور دھرم پال سے دل لگی اور چھیڑ چھاڑ کا منظر۔

(۶) دھرم پور کے بڑے ٹیلے کا تفصیلی نقشہ (جو ایودھیا میں آج بھی بڑا استھان کے نام سے موجود ہے اور اسی کو میتھالوجی اصل جائے پیدائش قرار دیتی ہے۔)

(۷) مسجد میں دیا روشن کر کے بھگوان کی ۴۰ سالوں سے سیوا کرنا اور بدلے میں بھگوان کا درشن دینا، درشن بھی دھندھلا، نا قابل بیان۔

(۸) ایسے مندر کو بنانے سے کیا فائدہ، جہاں مورتی استھاپت نہ ہو سکے۔

(۹) ادھر مادھو پور (یعنی کرشن کی بستی) میں تلسی داس کی یہ ضد کہ وہ ایسے وشنو کی مورتی کیوں کر دیکھیں جو دھنش دھاری نہ ہو اور وشنو کا سوئم دھنش دھاری بن کر پرکٹ ہونا اور تلسی کا شیش نوا کر پرنام کرنا سا کشات بھگوان کا درشن عجیب صورت حال کا بیان اور تلسی کا کہیں چلا جانا۔

(۱۰) ادھر دھرم پال کا بھگوان درشن نا قابل بیان بیانیہ، کیا دیکھا، بتانا مشکل، بغیر جسم

وجان کا بھگوان گویا نور خدا کا دیکھنا ہوا۔

مندر بغیر مورتی کا ، بغیر روپ کا بھگوان دھرم پال کے خیال کے مطابق ،

''بھگوان کا وہ روپ جس میں انہوں نے دھرم پال کو درشن دیئے ، ایک ایسا روپ ہے جسے آج تک کسی نے مورتی میں نہیں ڈھالا ہے۔ بھگوان ہی جانیں وہ روپ کس صفت کا مظہر ہے۔ خود دھرم پال اس روپ کا ورنن نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس لئے ہم مندر کو بنا کر پٹ کھلے چھوڑ دیں گے تا کہ جب اور جس روپ میں چاہیں آئیں اور آسن کی شوبھا بڑھائیں'' اگلا بیانیہ دیکھئے۔ ''دھرم پور اب پہلے والا دھرم پور نہیں رہا ، اس بیانیہ کو کوئی بار دہرا کر نہ جانے کون (مصنف/قاری/وطن/سیاسی/رغنڈے) سوال داغتا ہے'' لیکن سوال اٹھتا ہے کہ اگر یہ دھرم پور نہیں ہے تو یہاں مسجد کے محراب میں دیا کیوں ''ٹمٹما'' رہا ہے اور وہ اس ٹیلے پر بنے بڑے مندر کا کلش بھی تو جگمگا رہا ہے۔'' اچانک اگلا بیانیہ یہ آجاتا ہے۔ ''مندر کے کواڑ ہرگز بند نہ ہوتے لیکن اسے کیا کیا جائے کہ پرسوں راتوں رات یہاں شری کرشن جی کی مورتی پر کٹ ہوگئی اور ''پھر ون کا ٹو اور ٹو کا فور'' کا حادثہ پیش ہوا۔ یعنی پہلی فروری ۱۹۸۶ء کو فیصلہ ہوا'' دو کو بابری مسجد کا دروازہ کھلا ، تین کو فاتحانہ اشتعال انگیز جلوس اور چار کو کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا۔ خوشی اور غمی کی لہروں کے ساتھ سیاست کی بازی گری کا آغاز ہوتا ہے۔ الیکشن ، چناؤ ، جلوس ، طاقت کا مظاہرہ ، ستا اور شاسن ، تکبر آمیز اپیل ، لاکھوں سیوکوں کا اپنا سیوا دھرم سمجھ کر جان پر کھیل جانے کا عہد لینا ، اور کرشن منڈلی کا زبردست اندولن شروع کرنا اور گویا دھرم پور میں بارہ بجے چھ ہونے کے پورے آثار رونما ہونا۔ بیانیہ کا اختتام ملاحظہ کریں:

''رات کی علمداری میں اندھیرا ہوتا ہے۔ اندھیرے کے باوجود کسی وقت دھرم پور کی راتیں نورانی اور رومانی ہوا کرتی ہیں۔ آج پہلی بار کالی رات نے دھرم پور میں ڈیرہ ڈالا تھا اور اس کی تاریکی کا مقابلہ کرنے کی سکت کسی میں نہ رہی تھی۔ سب بے بس ، لاچار اور بے سدھ پڑے تھے سوائے اس ایک دیئے کی لو کے جو

شہر کی پرانی مسجد کے محراب میں رکھا تھا۔ دھرم پور کے مقدر میں لکھی یہ رات ضرور ٹل جاتی لیکن ابھی رات کا دوسرا پہر ختم نہیں ہوا تھا کہ بڑے مندر کے آنگن سے سرسراتے ہوئے دو سائے نکلے اور لپک کر اندھیرے میں گم ہو گئے۔ اندھیرے میں ان کے گم ہوتے ہی ایک زور کا دھماکہ ہوا اور آن واحد میں مندر کی جگہ اس کے ملبے نے لے لی۔ مندر کے ڈھ جانے کے ساتھ ہی وہ آخری دیا بھی بجھ گیا جو تن تنہا اس رات سے مورچا لے رہا تھا جو صدیوں پر بھاری تھا۔"

اردو میں غالباً بیحد تفصیل کے ساتھ پہلی بار پروفیسر عتیق اللہ نے میجک ریلزم کے موضوع پر ایک عالمانہ بحث کا آغاز کیا۔ ایک مثال دیئے بغیر چارہ نہیں وہ بھی نیر مسعود کے فکشن سے۔

ڈاکٹر عتیق اللہ نے نیر مسعود کی افسانوی جہتوں کا بڑا عمیق مطالعہ پیش کیا ہے۔ ان کے دو بیحد کارآمد اقتباسات پر گفتگو ختم کرتے ہوئے نیر مسعود کے کچھ افسانوں کے اقتباسات بھی پیش کر رہا ہوں جن میں جادوئی حقیقت نگاری کی جلوہ سامانیاں اپنے پورے شباب پر ہیں۔ اقتباسات ملاحظہ کریں۔

"امکان کے درمیان تعلیق میں ڈالنے والی Mysteries ہیں بلکہ امکان کم اندیشوں سے زیادہ مملو ہیں۔ یہ دنیائیں کبھی پہچان میں آتی ہیں، کبھی پہچان کے سارے نشانات محو ہو جاتے ہیں۔ ایک خوف ایک بے یقینی کی کیفیت، آہستہ آہستہ ڈراؤنے خواب میں بدل جاتی ہے۔ اس دہشت کو شدید سے شدید کرنے میں افسانوی فضا اور کرداروں کی موہوم پر اسرایت خاص کردار ادا کرتی ہے۔ ندبہ، طاؤس چمن کی مینا، شیشہ گھاٹ، زہر، عطر کافور، تحویل اور سیمیا وغیرہ افسانوں میں نیر مسعود کی فضا سازی کی غیر معمولی مہارت چیزوں کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنے کے بجائے ان پر گہری دھند کا پردہ تان دیتی ہے۔ افسانے میں یہ کسی ایک مقام

پر نہیں ہوتا بلکہ ہر مقام پر گرہیں الجھتی اور الجھتی چلی جاتی ہیں۔ تعقلی اعتبار سے یہ ساری کہانیاں جھوٹی اور نا قابل اعتبار معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن رومانی یا سرریلسٹک نقطہ نظر سے انہیں کائناتی تفہیم کے ایک اعلیٰ ترین وجدانی طرز سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ہر حقیقت کی اپنی ایک مابعد الطبعیات ہوتی ہے جو کبھی گرفت میں نہیں آتی۔ جو آتی ہے تو وہ محض اس کی ایک جھلک ہوتی ہے۔ یہ ایک جادو ہے کہ ہمیشہ عام فہم سے پرے ہوتا ہے اور ہر جواز اس پر تنگ ثابت ہوتا ہے۔ جادو کے عمل میں جتنا کشف ہوتا ہے اس سے زیادہ وہ مبہم ہوتا ہے اور ابہام ازلی سچائیوں کے نام نہاد پن کو منہ چڑانے کا نام ہے۔ 'سیمیا' میں غیاب سے ایک پردہ اٹھتا ہے، دوسرا پردہ اس کے آگے تن جاتا ہے۔ موجود کی ناموجودگی اور ناموجود کی موجودگی کا شائبہ اور ever-shifting قماش ظہور وغیاب کے مابین تعلق کو ایک تسلسل کے ساتھ برقرار رکھنے میں بڑا کارگر ثابت ہوتا ہے۔"

"نیر مسعود کے افسانوں میں مکان، بستی، جنگل، معدوم ہوتا ہوا جاگیرداری تہذیبی گرد وپیش اور اجاڑ ہوتی ہوئی آبادیاں، بے نام بیماریوں کی تعذیب، کبھی کوئی یکدم رونما ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی یکدم غائب ہو جاتا ہے۔ افسانہ نگار کہیں کسی علت کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ اپنے اپنے طور پر اور اپنی اپنی بساط کے مطابق قاری کو ان Silences کو بھرنا پڑتا ہے۔

OO

"رات ہو گئی تھی اور میں رومی دروازے سے اتر کر گول دروازے سے ہوتا ہوا چوک میں سے گزر رہا تھا۔ بیچ چوک میں پہنچ کر مجھے محسوس ہوا کہ بازار میں سناٹا ہے اور دکانیں سب کی سب بند ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید آج بازار بند رہنے کا دن ہے اور دل ہی دل میں ہفتے کے دنوں کا حساب لگا رہا تھا جو مہینے کی تاریخوں کی طرح

مجھے کبھی یاد نہیں رہتے تھے۔ اتنے میں کہیں دور پر ایک شور سنائی دیا اور میرے قدم تیزی سے اٹھنے لگے۔ پھر کسی اور طرف سے بھی شور اٹھا۔ اور اب مجھے پتہ چلا کر پورے چوک میں میرے سوا ایک بھی آدمی نہیں ہے۔'' (بن بست)

'ندبہ' میں جس بستی کا تذکرہ ہے وہ ایک جادو کی نگری سے کم نہیں ہے۔ جہاں ہر دوسرے دن کسی کی موت واقع ہوتی ہے۔ وہاں کی عورتیں قدیم زمانے کی ان مورتیوں اور دیواری تصویروں کی اصل معلوم ہوتی تھی جن کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے بنائی ہیں جنہوں نے سچ مچ کی عورت کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔

''یہ چھوٹی چھوٹی برادریاں تھی اور ہر برادری دوسرے برادریوں سے مختلف تھی۔ یا کم سے کم مجھ کو مختلف معلوم ہوتی تھی۔ ان برادریوں کو دیکھنا اور کچھ کچھ دن ان کے ساتھ گزارنا اس مسافرت میں میرا مشغلہ تھا۔ اس مشغلے میں مجھے زیادہ انہماک اس لئے تھا کہ انسانوں کے یہ منتشر گروہ ایک ایک کر کے ختم ہو رہے تھے۔ کوئی اچانک وباء یا موسم کی بڑی تبدیلی ان کو آسانی سے مٹا سکتی تھی اور مٹا دیتی تھی۔ کئی بار ایسا ہوا کہ کسی برادری میں کچھ دن گزارنے کے بعد جب میں دوبارہ اس کے علاقے سے گزرا تو میں نے دیکھا اب وہاں کوئی نہیں ہے اور وہ علاقہ کسی غیر آباد جغرافیائی خطے میں قریب قریب گم ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ ان برادریوں کی نشانیاں بہت جلد مٹتی تھیں یا شاید ہوتی ہی نہیں تھیں۔''

''تحویل' میں جس بستی کا حوالہ ہے وہ بھی بے نام ہے۔ بے نام ہے اسی لئے اس میں جادو کا سا ابہام ہے۔ اس بستی میں نوروز کی ایک دکان ہے جو کئی پشتوں سے چلی آ رہی ہے۔ ہر پشت میں دوکان کے مالک کا نام نوروز ہی رہتا ہے۔

''ان لوگوں میں کوئی مورثی بات ایسی تھی کہ آخر آخر میں ہر نوروز کا دماغ خراب ہو جاتا تھا۔ ایک نوروز کا دماغ خراب ہو جانے کے بعد دوسرا نوروز دکان سنبھالتا

اور آخر وہ بھی پاگل ہو جاتا اور اس کی جگہ نیا نوروز آ جاتا اور اس وقت تک دکان پر بیٹھتا جب تک پاگل نہ ہو جاتا۔ جنون کے اسلسلے کو کسی بددعا کا اثر بتایا جاتا تھا۔ جو لوگ اس روایت پر یقین رکھتے تھے ان میں کبھی کبھی اس بات پر بحث ہو جاتی تھی کہ اس بددعا کا تعلق دکان سے تھا کہ دوکان کے مالکوں سے کہ نوروز نام سے۔''

پھر ایکا یک نوروز کا غائب ہو جانا، دو چھوٹی چھوٹی بچیوں کا ایکا یک ورود، جن کے بارے میں راوی کہتا ہے وہ ان بچیوں کی آنکھیں ایسی نسل کی آنکھیں تھیں جس سے میں واقف نہیں تھا بلکہ میرا خیال تھا اس بناوٹ کی آنکھیں صرف تصویروں میں ہوتی ہیں یا جنگل کی پراسرار آوازوں سے نوروز کے پاگل ہونے کا کیا تعلق ہے۔ راوی اس قسم کے بے شمار اسرار سے پردہ نہیں اٹھاتا۔ پردہ داری ہی نیر مسعود کا خاص فن ہے۔

ضروری کتابیات

Allende, Isabel, *The Stories of Eva Luna.* New York : Atheneum, 1991. In the tradition of the Stories of 1001 Arabian Nights, a collection of short stories by noted Chilean author.

Alcala, Kathleen. *Mrs. Vargas and the Dead Naturalist.* Corvallis, Oregon:Calyx Books, 1992. Collection of short stories by award-winning, Seattle-based Mexixan-American author.

Carpenteir, Alejo. *The Lost Steps.* New York: The Noonday Press, 1989. Novel, in which a composer takes a jounry deep into the jungle, on the pretext of collecting primitive musical instruments.

Cortazar, Julio. *We Love Glenda So Much and Other Tales* New York: Knopf, 1983. Collection of short stories by

Galeano, Eduardo. *Memory of Fire:Century of the Wind.* New York: Pantheon Books, 1988. Third book in a trilogy chronicling the history of the Americas in short journalistic, narrative.

Garcia Marquez, Gabriel.*Collected Stories.* New York : Harper & Row, 1984.
Collection of Short Stories by noted Colombain author.

Garcia Marquez, Gabriel.*One Hundred Years of Solitude.* New York:Harper & Row, 1970. Epic award-winning novel , of one man and his family living in a fictional Colombian village.

Garcia Marquez, Gabriel.*The Story of a Shipwrecked Sailor.* New York:Knopf, 1986.
Journalistic recreation of a sailor's ordeal, fighting of survival off the coast of Colombia.

Young, David, Hollaman, Keith, eds*Magical Realist Fiction: An Anthology.* New York:Longman, Inc.,1984. A collction of short stories and excerpts from Latin American, European, Russian and North Americ and American writers of Magic Realism.

Zamora, Lois Parkinson, & Fairs, Wendy B, eds*Magical Realism:Theory, History,* Community. London:Duke University Press, 1995. A collection of essays by writers, artists, critics, on the history, development and implicaitons of Magic Realism.

نام جرنل	:	ششماہی **اردو نامہ**، اکیڈمک ریسرچ اینڈ ریفریڈ جرنل
مدیر	:	پروفیسر صاحب علی
اشاعت	:	نومبر ۲۰۱۳ء
ناشر	:	شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی
قیمت فی شمارہ	:	200/- روپے
تزئین وطباعت	:	اردو چینل، گیانن کالونی، گوونڈی، ممبئی ۔ ۴۰۰۰۴۳
مطبع	:	ایان پرنٹنگ پریس، دُرگا سیوا سنگھ، گوونڈی، ممبئی ۔ ۴۳
شعبۂ اردو کا پتہ	:	شعبۂ اردو، پہلا منزلہ، راناڈے بھون، ممبئی یونیورسٹی، کالینا سانتا کروز (مشرق) ممبئی ۔ ۴۰۰۰۹۸

خریداری کے لیے

Finance & Accounts Officer, University of Mumbai

کے نام کا چیک / ڈی ڈی، بصدر شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کو مندرجہ بالا پتہ پر ارسال کریں۔

Six Monthly

URDUNAMA-2

Academic Research & R efereed Journal

ISSN 2320-4885 , November, 2013

Editor: Prof. Saheb Ali

Published by: Dept. of Urdu, University of Mumbai, Ranade Bhavan, 1st Floor, Kalina Campus, Santacruz(E), Mumbai-400098

Price: 200/- (Per Issue)

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کا اکیڈمک ریسرچ اینڈ ریفرڈ جرنل

ISSN 2320-4885

مدیر

پروفیسر صاحب علی

کارگزار صدر، شعبۂ اردو

ڈاکٹر معزہ قاضی

مجلس مشاورت

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کا اکیڈمک ریسرچ اینڈ ریفریڈ جرنل
اردو نامہ 2
ISSN 2320 -4885
مدیر
پروفیسر صاحب علی
شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی